السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنے ذاتی مسائل ووسائل کوسامنے رکھتے ہوئے وقت کے تقاضوں کے مطابق موجودہ بچوں کی صحیح طورپر تعلیم وتربیت کی خاطر کیا مزیدبچے پیدا نہ کرنے کی گنجائش ہے ؟ بے شک رزق اللہ دیتا ہے اور بھوکوں کوئی نہیں مرتا مگریہ بات مشاہدہ کی ہے کہ کم وسائل والے آدمی کی کثیر اولاد مناسب تعلیم وتربیت کی کمی یا نہ ہونے کی وجہ سے خود بھی ناگفتہ بہ حالت میں ہوتے ہیں کیوں کہ حالات کے پیش نظر عمومی معیار زندگی بدل گیا ہے جوچیزیں کل کلاں عیش وعشرت کا سامان تھیں آج ضروریات زندگی بن چکی ہیں ان کا انکار کرنا مشکل امر ہے کیونکہ انسان کوانسانوں کی طرح رہنے کا حق ہے مزید یہ کہ آسودگی میں انسان دین ومذہب پر بھی توجہ دیتا ہے کہ جہالت وافلاس نے منکر انسانوں کو شرک وگمراہی میں دھکیلا ہوا ہے بے شک اس کے مقابلہ میں کثرت دولت بری چیز ہے جو عیاشی اور تکبر کو جنم دے کرانسانوں کوگمراہ کرتی ہے مگرسوال کا مدعا اوسط درجہ کی زندگی کے حصول کے متعلق ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کی حیلہ سازی دراصل عقیدہ توحید میں ضعف وکمزوری کی مظہر ہے اللہ رب العالمین صرف انسان کا روزی رساں نہیں بلکہ ہر ذی روح اور متنفس کی روزی کا ذمہ اس نے پہلے روزے سے لیا ہوا ہے ہر جنس کواس کی طبیعت کے مطابق رزق مہیا کر کےاپنے رزاق ہونے کا ثبوت ہر آن دے رہا ہے ۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتينُ 58 ... سورة الذاريات

لیکن کمزور فطرت انسان ہے کہ اس کے دل ودماغ میں یہ بات سماتی نہیں محدود وسائل پر عارضی تسلط کی وجہ سےاپنے کو رزاق سمجھ بیٹھا ہے کمی اولاد کی صورت میں صحیح تعلیم وتربیت کا دعویٰ محض ایک مفروضہ ہے جس کا حقیقت حال سے کوئی تعلق نہیں لیل ونہار ہمارے مشاہدے میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ تعلیم وتربیت سے عاری ۔

شریعت اسلامیہ میں تکثیر اولاد میں ترغیب کے نصوص سے یہ بات عیاں ہے کہ اسلام میں تحدید نسل کا کوئی تصور نہیں راوی کا بیان بصرہ میں حجاج کی آمد 75 (ہجری) کے وقت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی بچے (ایک سوبیس سے اوپر فوت ہوچکے تھے (صحيح البخاري كتاب الصوم باب من زار قوما..... (١٩٨٢) صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل انس رضی اللہ عنہ (٦٣٧٦) (باب من زار قوما فلم یفطر عند ہم

اور صحیح مسلم میں اسحاق بن ابی طلحہ کی روایت میں ہے زندہ اولاد واحفاد سو قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کےلیے دعا کی تھی ۔

(اللهم ارزقه مالا وولدا وبارک له » صحيح البخاري كتاب الصوم باب من زار قوما..... (١٩٨٢) صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل انس رضی اللہ عنہ (٦٣٧٦»

اس بناء پر ان کا باغ سال میں دو دفعہ ثمر آور ہوتا تھا ۔ دراصل جب سے ہم میں فکر جہاد مفقود ہوئی ہے ۔ اس وقت سے ہم کمی اولاد کی برکات کے وسوسوں میں مبتلا ہوگئے ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جذبہ سلیمانی علیہ السلام کو لے کر مسابقت کی راہ اختیار کرتے لیکن ہماری ترقی معکوس ہے رب العزت سب کو سمجھ عطا فرمائے ۔ پھر آسودگی کا دین ومذہب کی طرف توجہ کا باعث بننا محض خوش فہمی ہے ۔تاریخ اوائل اس کی نفی کرتی ہے ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص722

محدث فتویٰ